© rasailojaraid.com

قبولِ عیسائیت کے بعد سابقہ مذہب کی طرف رجوع "عرب ورلڈ منسٹریز" کے لیے باعث تشویش ہے۔

[ذیل کی رپورٹ کرسچین ہیرالڈ میں شائع ہوئی۔ مدیر]

"عرب ورلڈ منسٹریز" نے اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ ایک عرب عیسائی نے اپنے خاندان کے دباؤ میں آکر عیسائیت سے رجوع کر لیا ہے۔ مرقس نامی ایک مسلمان عرب فرانس میں کام کے دوران میں عیسائی ہو گیا۔ خاندانی اسباب کے پیشِ نظر وہ اپنے وطن واپس آگیا تاہم اس نے غیر ملکی اہلِ ایمان اور عرب ورلڈ منسٹریز کے کارکنوں کے ساتھ رابطہ برقرار رکھا۔ جب اس کی شادی کی بات چل رہی تھی تو ہونے والی اہلیہ کے ساتھ اس کی چند طویل گفتگوئیں ہوئیں جن میں اس نے واضح کر دیا کہ وہ عیسائی ہے اور شادی کے بعد بھی وہ اسی مذہب پر قائم رہے گا۔ شروع میں تمام معاملات درست طور پر چلتے رہے۔ پھر بعد میں دو سال تک عرب ورلڈ منسٹریز کے کارکنوں کو اس کا کچھ اتا پتا نہ چلا۔ بالآخر اُن کی جب اس سے ملاقات ہوئی تو اس نے ملاقات میں بڑی گرمجوشی کا مظاہرہ کیا۔ لیکن چند ہفتے گزرنے پر انہیں اس کی جانب سے ایک خط موصول ہوا۔ جس میں ان سے درخواست کی گئی تھی کہ آئندہ اس سے ملنے کی وہ کوشش نہ کریں۔ بتایا جاتا ہے کہ ان کے جانے کے بعد اُس کی بیوی نے سخت غم و غصہ کا اظہار کیا اور بیوی نے اپنے خاوند کے عقیدے اور غیر ملکیوں کے ساتھ اُس کے تعلقات کی سخت مخالفت کی۔

افریقہ

تنزانیہ: عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان کشیدگی بڑھتی جارہی ہے۔

اے پی ایس نیوز بلیٹن کی رپورٹ کے مطابق تنزانیہ میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان کشیدگی بڑھتی جارہی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ مسلمان عیسائیوں کو کھلے عام کافر اور سود خور کہہ کر پکارتے ہیں۔ عیسائیوں کا کہنا ہے کہ اگر یہ رجحان ختم نہ ہوا تو ملک میں شدید مذہبی تنازعہ بھڑک اٹھے گا۔

رپورٹ کے مطابق مساجد میں لاؤڈ اسپیکروں پر عیسائیت کے مختلف عقائد کے بارے میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عیسائیوں کو چیلنج کیا جاتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بعض مسلمان "پیغمبر" منظر عام پر آ گئے ہیں۔ ان میں سے ایک قاسم محمد کا دعویٰ ہے کہ ایک فرشتے نے انہیں اسلام پھیلانے اور عیسائیت کے خلاف جہاد کرنے کا حکم دیا ہے۔ گو اس اطلاع کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

آخر الامر تنزانیہ کے وزیر اگستائن مریما نے اس قسم کی تبلیغ پر پابندی عائد کر دی ہے جو ان کی رائے میں مخاصمت کو جنم دینے کا باعث ہے۔ تاہم رپورٹ کے مطابق "پیغمبر" اپنے پیروکاروں کو دعوت دے رہے ہیں کہ وہ جہاد کی تکمیل کے لیے ان کا ساتھ دیں۔ انتہا پسندوں کا دعویٰ ہے کہ صدر علی حسن موینی ان کی پشت پناہی کر رہے ہیں تاہم صدر نے بنیاد پرستوں کی حمایت کا کوئی عندیہ ظاہر نہیں کیا۔ اس کی بجائے صدر موینی، زنجبار کے صدر ڈاکٹر سلیمان عمر اور ان کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر عمر علی جمعہ سمیت پارٹی اور حکومت کے اعلیٰ عہدوں پر فائز مسلمان رہنما بار بار تنزانیہ کے عوام پر زور دے رہے ہیں کہ وہ "اپنے چھوٹے چھوٹے مذہبی اختلاف ختم کر دیں۔" رپورٹ کے مطابق "یہ نصیحتیں عیسائی مخالف جذبات کو بھڑکانے کا ہی باعث بنی ہیں۔ بعض عیسائی یہ پوچھتے ہیں کہ حکومت نے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوئی کوشش کیوں نہیں کی؟"

بلیٹن کی رپورٹ میں ایک پچیس سالہ نوجوان کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ "عیسائی مذہبی مخاصمت کو روکنے کے لیے غیر فعال حکومت کی طرف دیکھنے کی بجائے اپنا دفاع خود کریں گے۔"

گذشتہ سال پوپ کے نمائندے اگستینو مارچیٹو نے ملک میں مذہبی امن قائم کرنے کے لیے صدر موینی سے اپیل کی تھی۔ اگستینو مارچیٹو نے مذہبی مفاہمت برقرار رکھنے کے لیے "مطالعہ قرآن کی ترویج کی کونسل" کے رہنماؤں سے بھی ملاقات کی۔ تاہم کونسل کے رہنما شیخ یحییٰ حسین نے ہوشیاری سے مارچیٹو کو بتایا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان صحت جیسی اہم خدمات کے سلسلے میں ہی تعاون ممکن ہے۔

بلیٹن میں لکھا گیا ہے کہ ایک طرف عیسائی مخالف جذبات میں اضافہ ہو رہا ہے مگر دوسری طرف سرکاری پابندی کے باوجود اس کے تدارک کے لیے کوئی کارروائی نہیں کی جا رہی۔ وزارت صنعت و تجارت کے میٹرن لمبانگا نے بتایا کہ حکومت بدامنی پیدا ہونے کے خوف سے بنیاد پرستوں کے خلاف قانونی کارروائی نہیں کر سکتی۔ "ہمیں نائجیریا کے تجربے سے بچنا ہو گا جہاں مسلمان اور عیسائی ایک دوسرے کو جنگلی جانوروں کی طرح مار رہے ہیں۔" بہترین کام جو حکومت کر سکتی ہے، یہ ہے کہ وہ لوگوں سے مذہبی "محرکات" کو ختم کرنے کی اپیل کرے۔"

© rasailojaraid.com